مومنین میں سے وہ لوگ

جنھوں نے اپنے رب سے کیے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا

حذيفه البطاوي



DABIQ_9



مومنین میں سے وہ لوگ

جنہوں نے اپنے رب سے کیے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا

دابق شمارہ 9 کے مضمون کا اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حذیفہ البطاوی

حذیفہ البطاوی ایک ایسے دور کے مرد تھے جب مردوں کا قحط تھا۔ مضبوط عقیدے اور منہج والے حذیفہ قربانی اور سخاوت کے لیے مشہور ایک اچھے، توحید پرست خاندان کے سپوت تھے۔ وہ پیشے کے اعتبار سے دانتوں کے ڈاکٹر تھے جو دوسرے ڈاکٹروں کے برعکس شہرت اور دولت کے بھوکے نہیں تھے، کیوں کہ انہیں جہاد کے علاوہ کسی چیز میں لطف اور سکون نہیں ملتا تھا۔ انہوں نے شہادت حاصل کرنے سے ہٹ کر کبھی کسی چیز میں خوشی کا تصور نہیں کیا تھا۔

انہوں نے اپنے سفر کا آغاز شیخ ابو مصعب الزرقاوی کو بیعت دینے سے کیا تھا اور وہ صلیبی دستوں کو انکی اپنی ہی گاڑیوں کے ملبے میں ملے ہوئے جسم کے چیتھڑوں میں تبدیل کرنے کے لیے ان کے خلاف بم دھماکے کیا کرتے تھے، وہ دستے جو بزدلوں کی نظر میں عظیم تھے لیکن اس شیر کی نظر میں حقیر تھے۔ بعد میں وہ میڈیا کے کاموں کی طرف لگ گئے کیوں کہ مسلمانوں کو اس میدانِ کار میں ان کی ضرورت تھی۔ وہ اسی طور اپنے ذمے کے کام بہترین اسلوب کے ساتھ انجام دیتے رہے یہاں تک کہ صلیبیوں نے انہیں گرفتار کر لیا۔ قید میں وہ پوری طرح ثابت قدم رہے اور وہاں گزرنے والے چند سالوں کے دوران انہوں نے اپنے علم میں اضافہ کیا۔ وہ اللہ کی کتاب کا مطالعہ میں لگ گئے یہاں تک کہ اسے مکمل حفظ کر لیا۔ وہ ام قصر کے "کیمپ بکہ" جیل میں مسلمان بھائیوں کی امامت کرتے ہوئے رمضان میں پورا قرآن ختم کرتے۔ ان کی اقتداء میں کئی حافظ بھائی موجود ہوتے۔ وہ صالح مسلمانوں کے ساتھ زیادہ گھلنے ملنے لگے جو بھلائی اور تجربہ کے حامل تھے۔ وہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی لگن میں روزے رکھتے اور راتوں کو کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ وہ جہاں بھی ہوتے اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے ایک قریبی دوست اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہوتے تھے۔

جب وہ جیل سے نکلے تو پہلے سے زیادہ ثابت قدم، علم والے اور تجربہ کار ہو چکے تھے۔ انہوں نے فی الفور بغداد کے الرسافہ علاقے میں امیر کی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ وہ جنگ میں تیزی لائے اور مشہور والی مناف الراوی (رحمہ اللہ) کی قیادت میں حملوں کا آغاز کیا۔ اس طرح ان لوگوں نے الاسیر (قیدی) کی مشہور جنگ کا آغاز کیا، جس سے صفوی رافضہ کے مضبوط ٹھکانے تباہ ہو گئے اور رافضیوں کے شرک کے قلعے اور مشرک فوج کے اڈے منہدم کر دیے گے۔ انہوں نے انتہائی محفوظ جگہوں پر حملے کیے جیسے مرکزی بینک اور وزارتِ دفاع۔ ان میں سے وزارتِ دفاع تو صلیبیوں کے ساتھ مشترکہ آپریشن کرنے کا اڈہ تھا۔ اس طرح رافضی حکومت کی وزارتیں اور ستون ان کے ہاتھوں منہدم ہوتے رہے یہاں تک کہ بہادر والی گرفتار ہو گئے۔ تب حذیفہ کو والی کی حیثیت سے پورے بغداد کی قیادت پر فائز کر دیا گیا۔ اللہ کے دین کی خاطر ناپاک مشرکین کو جواب دینے کے لیے اور زمین پر موجود دنیا کی شریر ترین مخلوق کے ہاتھوں اہلِ سنت کے وقار کے گرد آلود ہونے کا انتقام لینے کے لیے انہوں نے بارودی گاڑیوں کے ذریعے رافضہ کے ساتھ ساتھ ان کے صفوی اور صلیبی آقاؤں کے قلعے بھی مسمار کرنا شروع کر دیے۔ انہوں نے سائلنسر لگے ہتھیاروں سے لیس بہادر سپاہیوں کو کام پر لگا کر صفوی انتظامیہ کو دہشت زدہ اور ہمت سے عاری کر کے رکھ دیا۔

انہوں نے مجرموں اور کفر کے سرغنوں کو جہنم رسید کیا۔ انہوں نے مصر کے استبدادی صلیبی قبطیوں کے ہاتھوں قید بہنوں کی ناموس کا بدلہ بھی لیا اور اس سلسلے میں "Our Lady of Salvation" نام کے چرچ کو ختم کر دیا گیا۔

تب رافضہ نے اپنے صلیبی آقاؤں کو مدد کے لیے پکارا جنہوں نے اس بہادر شیر کو قابو کرنے کے لیے جو بن پڑا وہ کیا۔ انہوں نے اس منفرد آدمی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہر طرح کی معلومات مہیا کیں۔ ان ساتھیوں میں سب سے الگ تھلگ نظر آنے والے بہادر شہسوار، بغداد کے

فوجی سربراہ، ابو خولہ تھے۔ حذیفہ البطاوی ان کے لیے شدید محبت کی وجہ سے انہیں اپنا قریب ترین دوست کہا کرتے تھے یہاں تک کہ دونوں قید میں شہید کر دیے گئے۔

حذیفہ (رحمہ اللہ) رافضہ کی "انسدادِ دہشت گردی" جیل میں مضبوط پہاڑوں کی طرح ثابت قدم کھڑے رہے۔ جب اللہ کے دشمن رافضی، نوری المالکی نے ان سے ملاقات میں انہیں بتایا کہ انہیں پھانسی دے دی جائے گی تو انہوں نے جواب دیا کہ انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں اور یہ کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہیں اُس کے ہاتھ میں نہیں۔

اس کے بعد جیل کے اندر قید مسلمان بھائیوں نے جیل کے باہر اپنے ساتھیوں کے ساتھ روابط شروع کر دیے۔ انہوں نے دو پستول، ٹی این ٹی دھماکہ دار مواد اور ڈیٹونیٹر مہیا کیے۔ سمگلنگ کا طریقہ ایسا ماہرانہ تھا کہ اُن کے جاسوسی آلات اور حفاظتی انتظامات اس کو پکڑنے میں ناکام رہے۔ طے یہ تھا کہ جیل کے اندر سے مرتدین کے خلاف والی حذیفہ اور ان کے ساتھیوں کے حملہ کے عین وقت جیل پر باہر سے حملہ شروع ہو گا۔

طے شدہ وقت آ گیا، لیکن طے شدہ منصوبے کے مطابق اس صبح حملہ شروع نہ ہوا کیوں کہ مرتد وارڈن انہیں اس رات تفتیش کے لیے لے گیا تھا اور وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ پس حذیفہ نے اس کو قتل کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ اس کے بعد وہ "انسدادِ دہشت گردی" کے ڈائریکٹر اللہ کے دشمن موئید الصالح کی طرف گئے اور اس کو بھی ختم کر کے مسلمانوں کا بدلہ لیا۔ اسی طرح ہمارے بھائی ابو خولہ، بغداد کے فوجی سربراہ، اور باقی ساتھی مرتدوں سے ٹکرا گئے اور انہوں نے اس جیل کے سارے عملے کو مار دیا جہاں مجاہدین پر تشدد کیا جاتا تھا جہاں انہوں نے وہ کچھ سہا تھا جو اللہ ہی جانتا ہے۔

وہ جیل کی عمارت سے مرتدین کی گاڑی لے کر وزارتِ داخلہ کے صدر دروازے تک پہنچے۔ وہاں بھی مرتدین سے ٹکرائے۔ یہاں صلیبی بھی اپاچی ہیلی کاپٹروں سے انہیں نشانہ بناتے ہوئے لڑائی میں شامل ہو گئے۔ پھر بھی مجاہد بھائیوں نے معرکہ جاری رکھا یہاں تک وہ اس حالت میں مارے گئے کہ ان کہ سینہ دشمن کی طرف تھا اور وہ پسپا نہیں ہو رہے تھے۔ وہ دس بہترین سواروں میں سے تھے جن کی قیادت ہمارا شہسوار والی حذیفہ البطاوی کر رہا تھا۔

وہ (رحمہ اللہ) شہادت پانے کی شدید خواہش رکھتے تھے، پس انہوں نے اسے پا لیا، لیکن جان دینے سے پہلے مرتدوں کو رلا کر چھوڑا۔ اُنہیں زخم دے دے کر کمزور کیا، اور انہیں غمناک موت کا مزہ چکھایا جس نے ان کے اندر شکست اور ناکامی کا درد بھڑکا دیا۔ وہ (رحمہ اللہ) اس معرکے سے پہلے شادی شدہ تھے اور گرفتاری کے وقت ایک بچے کے باپ بنے تھے۔ وہ شہادت سے پہلے اپنے بچے سے کبھی نہیں ملے۔ دنیاوی زندگی، اس کی لذتیں اور چمک دمک انہیں ایک دن کے لیے بھی اپنی جانب راغب نہ کر سکیں۔ ہر مسلمان کو اہلِ کذب کے سامنے اس انسان پر فخر کرتے ہوئے

شان اور عزت کے ساتھ اپنا سر بلند کرنا چاہیے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے انعام سے محروم نہ رکھے، نہ ہی ہمیں ابتلاء میں گرنے دے، اور جنت میں حذیفہ پر اور ان کے بھائیوں پر وافر انعامات اور درجات کی بارش کرے۔

ترجمہ: دعوتِ حق

رمضان 1436 ھ

